متن کا اربعہ قواعد

تالیف

الوهاب عبدبن محمّد علامہ

اللہ رحمہ

دار الإسلام | جمعية الربوة | رواد الترجمة

- قامت جمعية الدعوة والإرشاد بالربوة بمراجعة وتصميم هذا الإصدار.
- تتيح الجمعية طباعة الإصدار ونشره بأي وسيلة مع الالتزام بالإشارة إلى المصدر وعدم التغيير في النص.
- في حالة الطباعة يجب الالتزام بمعايير الجودة التي اعتمدتها الجمعية.

Telephone: +966114454900

Fax: +966114970126

P.O.BOX: 29465

RIYADH: 11557

ceo@rabwah.sa

www.islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں عرش عظیم کے رب، اللہ کریم سے دعاگو ہوں کہ وہ دنیا و آخرت میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔

آپ جہاں کہیں رہیں اللہ آپ کو مبارک بنائے اور اپنے ان بندوں میں شامل کر دے جو نعمتوں کے ملنے پر شکر گذار ہوتے ہیں، آزمائشوں میں صبر کرتے ہیں اور گناہ سرزد ہونے پر استغفار کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ تینوں خصلتیں سعادت کی علامت ہیں۔۔

یہ بات جان لیں -اللہ آپ کی اپنی اطاعت و فرماں برداری کی طرف رہبری فرمائے- کہ حنیفیت یعنی ملت ابراہیمیہ ہے کہ آپ دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے، صرف اسی کی عبادت کریں، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے]: **میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔** [سورہ الذاریات، آیت 56]:۔ چنانچہ جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ نے آپ کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، تو یہ بھی جان لیں کہ کوئی بھی عبادت اسی وقت عبادت کہلائے گی جب وہ توحید سے آراستہ ہو، جیسے نماز اسی وقت نماز کہلائے گی جب وہ طہارت کے ساتھ ادا کی جائے، اسی لئے جب شرک عبادت میں داخل ہو جائے، تو عبادت فاسد ہو جاتی ہے، بالکل ویسے ہی، جیسے حدث سے طہارت فاسد ہو جاتی ہے، سو جب آپ نے یہ جان لیا کہ شرک اگر کسی عبادت کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے تو اس خاص عبادت کو فاسد کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر تمام اعمال کو بھی باطل کر دیتا ہے نیز ایسی عبادت والے کا دائمی ٹھکانا جہنم ہو جاتا ہے، تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ پر سب سے اہم فریضہ اسی شرک کی جانکاری حاصل کرنا ہے، تاکہ اللہ تعالی آپ کو شرک کے جال سے بچائے رکھے، جس کے متعلق اس کا فرمان ہے:

]یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جس کے چاہے بخش دیتا

ہے۔ [سورہ النساء،آیت116]:۔ اور یہ کام ان چار قواعد کی معرفت سے ہو سکتا ہے، جنھیں اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے:

◆ پہلا قاعدہ:

آپ: یہ جان لیں کہ جن کفار و مشرکین سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی، وہ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اور مدبر ہے، اور یہ بھی جان لیں کہ یہ اقرار ان کو اسلام میں داخل نہ کرسکا۔ اس بات کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے]: آپ کہیے کہ وہ کون ہے، جو تمھیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے، یا وہ کون ہے، جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے، جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے، جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ! تو ان سے کہیے کہ پھر تو تم کیوں نہیں ڈرتے؟ [سورہ یونس31]:۔

◆ دوسرا قاعدہ:

مشرکین عرب کہتے تھے کہ ہمارا غیر اللہ کو پکارنے اور ان کی طرف متوجہ ہونے کا مقصد صرف شفاعت اور تقربِ الٰہی کا حصول ہے۔ اس بات کی دلیل کہ وہ تقرب الٰہی کے حصول کے لئے اللہ کے ماسوا کی عبادت کرتے تھی، اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے]: اور جن لوگوں نے اس)اللہ (کے سوا اولیا بنا رکھے ہیں)اور کہتے ہیں(کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں، اس کا)سچا(فیصلہ اللہ) خود (کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے)لوگوں (کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔ [سورہ الزمر3]:۔ اور اس بات کی دلیل کہ وہ اللہ کے پاس شفاعت کے حصول کے لئے اللہ کے ماسوا کی عبادت کرتے تھی، اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

[اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں، جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔][سورہ یونس:18]۔

شفاعت کی دو قسمیں ہیں (1): منفی شفاعت (2) مثبت شفاعت۔

منفی شفاعت: وہ شفاعت ہے، جو غیر اللہ سے ایسی چیز کے بارے میں طلب کی جائے، جس پر اللہ کے علاوہ کوئی بھی قادر نہیں، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: [اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے، اس میں سے خرچ کرتے رہو، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ تجارت ہے، نہ دوستی اور شفاعت۔ اور کافر ہی ظالم ہیں]- [سورہ البقرۃ:254]۔

مثبت شفاعت: یہ وہ شفاعت ہے، جو اللہ سے طلب کی جائے، اس شفاعت کے ذریعہ شفاعت کرنے والے کی اللہ کی طرف سے تکریم کی جاتی ہے، اور وہ شخص جس کے لئے یہ شفاعت کی جا سکے وہی ہو سکتا ہے، جس کے قول و عمل سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، نیز اللہ جس کے لیے شفاعت کرنے کی اجازت دے۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: [کون ہے، جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں (کسی کی) شفاعت کر سکے۔] [سورہ بقرہ:255]۔

◆ تیسرا قاعدہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کی طرف بھیجے گئے تھے، جن کی راہیں عبادت وبندگی میں جدا جدا تھیں۔ ان میں سے کوئی فرشتوں کو معبود بنائے ہوئے تھا، کوئی انبیا وصالحین کی عبادت کرتا تھا، کوئی پیڑوں اور پتھروں کو پوجتا تھا اور کوئی سورج چاند کی پرستش کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سب سے جنگ کی اور ان کے درمیان کسی طرح کا کوئی فرق نہیں کیا۔ اس بات کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

[اور تم اُن سے اس حد تک لڑو کہ فتنہ (شرک (باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے۔] [سورہ الأنفال:

]39۔ اور اس بات کی دلیل کہ اس وقت سورج اور چاند کی پرستش کی جاتی تھی' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
]اور دن رات اور سورج چاند اللہ ہی کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو، بلکہ سجدہ صرف اس اللہ کے لیے کرو، جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے' اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔ [
]سورہ فصلت[37۔ اور اس بات کی دلیل کہ اس وقت فرشتوں کی پرستش کی جاتی تھی' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے]: اور یہ نہیں) ہو سکتا(کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لینے کا حکم کرے]پوری آیت۔
]سورہ آل عمران[80: ۔ اور اس بات کی دلیل کہ اس وقت انبیائے کرام کی عبادت کی جاتی تھی' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے' جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا، جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں' اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھ کو اس کا علم ہو گا۔ تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔]سورہ المائدۃ[116:۔

اور اس بات کی دلیل کہ اس وقت نیک اور صالح لوگوں کیی عبادت کی جاتی تھی' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے]: جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں' خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے' وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں... ۔]پوری آیت۔ [سورہ الاسراء[57: ۔ اور اس بات کی دلیل کہ اس وقت درختوں اور پتھروں کیی عبادت کی جاتی تھی' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے]: کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔ اور ایک تیسرے منات کو۔][سورہ النَّجم 19 :[20۔

اور حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی، جس میں وہ فرماتے ہیں): ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف نکلے۔ ابھی ہم نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔) راستے میں (مشرکین کا ایک بیری کا درخت تھا، جس کے پاس وہ ڈیرہ ڈالا کرتے تھے' نیز اس سے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے۔ اسے ''ذات انواط'' کہا جاتا تھا۔ سو جب ہمارا بھی گزر بیری کے ایک پیڑ کے پاس سے ہوا، تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجیے، جیسا کہ ان مشرکین کا ایک ذات انواط ہے(.پوری حدیث۔۔

◆ چوتھا قاعدہ:

ہمارے زمانے کے مشرکین، شرک کے معاملے میں، پہلے زمانے کے مشرکین سے بھی بڑھے ہوئے ہیں' کیوں کہ پہلے زمانے کے مشرکین خوش حالی کے وقت شرک کرتے تھے اور پریشانی اور مشکلات کی حالت میں خالص اللہ ہی کو پکارتے تھے' جب کہ ہمارے زمانے کے مشرکین خوش حالی اور پریشانی دونوں حالتوں میں شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے]: **پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے، تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں**۔ [سورہ العنکبوت: 65]۔

اور اللہ تعالی ہی سب سے زیادہ اور بہتر جانتا ہے - نیز درود و سلام نازل ہو محمّد ﷺ پر اور آپ کے سبھی آل اور تمام صحابہ پر۔

متن کا اربعہ قواعد

قواعد اربعہ کا متن ۱

پہلا قاعدہ: ۴

دوسرا قاعدہ: ۴

تیسرا قاعدہ: ۵

چوتھا قاعدہ: ۷

متن القواعد الأربع

باللغة الأردية

تأليف:

محمد بن عبد الوهاب

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة
مسجلة بوزارة الموارد البشرية والتنمية الاجتماعية برقم ٣١٢١
هاتف: ٩٦٦١١٤٤٥٤٩٠٠+ فاكس: ٩٦٦١١٤٩٧٠١٢٦+ ص ب: ٢٩٤٦٥ الرياض: ١١٤٥٧
P.O.BOX 29465 RIYADH 11457 TEL: +966 11 4454900 FAX: +966 11 4970126
OFFICERABWAH